

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے بڑے بھائی نے میرے بچا کی بیٹی سے منگنی کرنی چاہی تو اس کی بیٹی کی ماں نے یہ دعویٰ کیا کہ اس نے اپنے بیٹوں کے ساتھ میرے بھائی کو بھی دودھ پلایا ہے لیکن پھر ایک مدت کے بعد میرے بچا کی بیٹی یہی دعویٰ گھڑ آئی اور اس نے اپنے بیٹے کیلئے میری بہن کا رشتہ طلب کیا تو ہم حیران ہوئے اور ہم نے اسے یاد دلایا کہ اس نے بتایا تھا کہ اس نے میرے بھائی کو دودھ پلایا ہے تو اس نے پہلے تو اس کا اقرار کیا مگر پھر انکار کر دیا اور کہا کہ میں نے اس نے میرے بھائی کو بالکل دودھ نہیں پلایا سوال یہ ہے کہ ہم اس کی پہلی بات مانیں یا دوسری؟ اس بارے میں شریعت کی رائے کیا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مذکورہ عورت کا پہلا دعویٰ کہ اس نے آپ کے بھائی کو دودھ پلایا ہے اس کے بیٹوں کی آپ کی بہنوں سے شادی میں مانع نہیں ہے بشرطیکہ اس نے آپ کی بہنوں کو دودھ نہ پلایا ہو اور اس کے بیٹوں نے آپ کی ماں کا دودھ نہ پیا ہو اور نہ ہی رضاعت کی کوئی اور دوسری ایسی صورت ہو جو اس کے بیٹوں کی آپ کی بہنوں سے شادی میں رکاوٹ ہو۔ اگر اس نے اپنے پہلے دعویٰ کی خد ہی تکذیب کر دی ہے تو پھر آپ کے بھائی کی اس کی بیٹی سے شادی میں بھی کوئی امر مانع نہیں ہے ہاں البتہ اگر اختیاطاً وہ اس کی بیٹی سے شادی نہ کرے تو یہ زیادہ بہتر ہے کیونکہ نبی اکرمؐ نے فرمایا ہے:

((من ماریک ابی لایریک)) (جامع الترمذی)

”شک والی بات کو چھوڑ کر اس بات کو اختیار کرو جس میں شک نہ ہو۔“

نیز آپ نے فرمایا ہے:

((فمن اتھم اشبات استبرأ منہ وعرضه)) (صحیح البخاری)

”جو شخص شہادت سے بچ گیا اس نے اپنے دین و عزت کو بچا لیا۔“

حدیث ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ](#)

ج 3 ص 378

محدث فتویٰ